

# آرام و سکون (سید امیاز علی تاج)

07

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تڑڑ	پینا	کوئنا	فکر، پریشانی
تھکان	زوردار آواز	دھمک	تحکاوت
البجھنیں	اوھلی اور موسیل، چٹو وٹا	ہاؤں دستہ	پریشانیاں
نصیب دشمناں	گھبرا جانا	بوکھلا جانا	دشمنوں کا نصیب
مطلق	اچانک	یک لخت	بالکل / قطعاً
مضر	ایک قسم کا انگریزی باجا	ہارمونیم	برا
چچکا پڑا رہنا	بیمار	علیل	خاموش رہنا
ستقا	کلمہ نفرت، شیطان کے بھگانے کیلئے پڑھا جاتا ہے	لاحول ولا قوۃ	ماشکی، پانی بھرنے والا
طرح دینا	تگ ہونا، مجبور ہونا	زیچ ہونا	چشم پوشی کرنا، دھیان نہ دینا، ڈھیل دینا
مہلت	جلدی جلدی چلنے کی آواز، لڑائی بھڑائی	کھٹ پٹ	فرصت
کواڑ	درد سے چلانا	گراہنا	دروازے کا پٹ
گرد	طاقت، قوت	تقویٰت	مٹی
معائنة	پٹھ	اعصاب	جانچ / مشاہدہ / غور سے دیکھنا
غالباً	کسی بات پر زور دینا	تاکید	شاید
بحال ہونا	کم ہو جانا	گھٹ جانا	تندرست ہونا / اپنے کام پر لگنا / اپنی جگہ پر آنا
ناق	بالکل اثر نہ ہونا	کان پر بُوں تکنہ رینگنا	بے کار، بے فائدہ، غلط
صدما	مجموعہ حساب، لمبی کہانی، لمبا چوڑا خط	دفتر	آواز
یک نہ ہند و ہند	گیت گانا	نغمہ سرائی	مصیبت و گنی ہو جانا
ذم المحتنا	پریشان	الْجَحْشُ	پریشان ہونا، گھبرا نا

ناراض	خفا	بہت زیادہ کام ہونا	سرکھ جانے کی فرصت نہ ہونا
گھبرا کر، حیرت زدہ ہو کر	چونک کر	قوت پہنچانے والے	مُوقوٰی
		آگ لگا دینا / بیزاری کا اظہار کرنا	پوٹھے میں جھونکنا

### خلاصہ (بورڈ 2015ء)

سید امیاز علی تاج کا شمار اردو کے صفت اول کے ڈرام انگاروں میں ہوتا ہے۔ آرام و سکون ان کا معروف ریڈی یائی ڈراما ہے جس میں آرام و سکون کی ضرورت و اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

صاحبِ خانہ، کثرت کار کے باعث یہاں پڑے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے آرام و سکون کو ہی علاج قرار دیا ہے۔ بیگم صاحبہ، ڈاکٹر کی تشخیص سے متفق ہیں اور شکوہ کنایا ہیں کہ میاں نے ان کی نصیحت پر مطلق کان نہیں دھرا و گرنے یہاں کی نوبت نہ آتی۔ ڈاکٹر صاحب کے جانے کے بعد بظاہروہ آرام و سکون کی بڑے زورو شور سے تاکید کرتی نظر آتی ہیں۔ لیکن حقیقتاً آرام و سکون کی سب سے بڑی دشمن وہی ہیں ان کا باطنی پن انہیں آرام سے بیٹھنے نہیں دیتا۔ وہ حیلے بہانے سے ان کے سر پر مسلط رہتی ہیں اور گھری بھر کنہیں ٹلتیں اور خواہ مخواہ، میاں کو بولنے پر مجبور کر دیتی ہیں۔ کبھی تو وہ میاں صاحب کو لا پرواہی برتنے پر طنز کر رہی ہیں۔ کبھی بڑے شدومد سے پرہیزی کھانے کی بابت پوچھ رہی ہیں مگر ایک لمبی فہرست کھانوں کی گوانے کے بعد بھی انہیں پکانے کی نوبت نہیں آتی۔ اگلے ہی لمحے وہ بدن کی تھکاوٹ اور درد کو دور کرنے کیلئے انہیں جسم دبوانے کو کہتی ہیں مگر میاں کے آمادہ ہونے پر بھی عملًا ایسا ہونہیں پاتا۔ اگر کچھ دیر کیلئے میاں سے توجہ ہتھی بھی ہے تو نوکر کی کمختی آ جاتی ہے۔ ابھی نوکر کا معاملہ ختم نہیں ہوتا کہ پانی دیر سے لانے پر سقے کی شامت آ جاتی ہے اس مہم کے سر کر لینے کے بعد گھنٹی کی ڈھنڈیا پڑ جاتی ہے الزم نوکر پر لگا دیا جاتا ہے حالانکہ اس میں نوکر بیچارہ بے گناہ ہے کیونکہ اسے میاں نے خود وہاں رکھا تھا۔ ابھی یہ مرحلہ طے ہوا، ہی ہے کہ ریٹھے کوٹے کا شور ہونے لگتا ہے پتا چلتا ہے کہ یہ سب بیگم صاحبہ کے نادرشاہی حکم کے زیر اثر ہو رہا ہے یہ جانے بناؤ کہ اس سے کتنا شور ہو گا؟ ابھی یہ مسئلہ حل ہوتا ہی ہے کہ بچے کی کھلونا گاڑی کا شور صورتحال کو اور بھی خراب کر دیتا ہے یہوی بجائے بچے کو پیار سے سمجھانے کے غصے سے کام لیتی ہے بچہ رونے لگتا ہے جس سے شور بجائے کم ہونے کے اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ ابھی یہ سلسلہ جاری ہے کہ گرد و غبار اٹھنے لگتا ہے پتہ چلتا ہے کہ بیچارے نوکر کو یہ نیا حکم ملا ہے جس کی تعیین نہ ہونے کی صورت میں اسے بیگم صاحبہ کے عتاب کا سامنا کرنا ہو گا۔ بہر حال میاں کہہ سن کر اس سلسلے کو موقوف کر دیتا ہے ہیں مگر آرام و سکون ان کی قسمت میں کہاں؟ فون کی گھنٹی انہیں اٹھنے پر مجبور کر دیتی ہے مخاطب کو اصرار ہے کہ بیگم صاحبہ سے انکی بات کروائی جائے یہ جان لینے کے باوجود کہ موصوف یہاں یہ اصرار جاری رہتا ہے۔ میاں فون بند کرنے میں ہی عافیت محسوس کرتے ہیں مگر یہوی کو یہ امر ناگوار گزرتا ہے۔ اتنے میں ساتھ واٹے گھر سے آنے والی ہار موئیم کی آواز، پھر چوت لگ جانے کے باعث بچے کے رو نے کی آواز اور عین اسی وقت فقیر کی صدا سب مل کر میاں کو گھبرادیتے ہیں۔ یہوی وقت کی نزاکت کا احساس کرنے کی بجائے جو طرز عمل اختیار کرتی ہیں وہ شور کو دو چند کر دیتا ہے جو میاں کی برداشت سے باہر ہو جاتا ہے تاچاروہ اپنی ٹوپی اور شیر و اونی طلب کرتا ہے اور دفتر کو آرام و سکون کیلئے گھر پر ترجیح دیتے ہوئے اس کی راہ لیتا ہے۔



## اقتباسات کی تفریق

### اقتباس نمبر 1

سقا؟ گھر میں بہرے بستے ہیں جو کم بخت اس زور سے کنڈی کھٹکھٹاتا ہے؟ اللہ ماروں کو اتنا خیال بھی تو نہیں آتا کہ گھر میں کوئی بیمار پڑا ہے۔ ڈاکٹر نے تاکید کر رکھی ہے کہ شور غل نہ ہونے پائے اور اس سے کہو یہی وقت ہے، پانی لانے کا۔ اچھی خاصی دو پہر ہونے کو آگئی ہے۔ کل سے اتنی دیر میں آیا تو نوکری سے الگ کر دوں گی۔ میں نامرا دکوبی میسوں مرتبہ یہ کہہ چکی ہوں کہ صبح سوریے ہو جایا کرے۔ کان پر بُوں جیسیں ریگتی۔

سبق کا عنوان: آرام و سکون  
مصنف کا نام: سید امتیاز علی تاج

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سقا	پانی لانے والا	کان پر بُوں نہ رینگنا	پانی لانے والا	کچھ اثر نہ ہونا
بیمار	علیل	تاکید	علیل	ہدایت، نصیحت

### تفریق:

بیگم صاحبہ دروازے پر ہونے والی آواز کے جواب میں اٹھ کر دروازے پر نہیں جاتیں بلکہ میاں کے پاس بیٹھے بیٹھے بلند آواز میں بولنے لگتی ہیں کہ سقا ہے۔ سے کا لفظ ہماری معاشرتی زندگی کے اس عہد کی یادگار ہے جب عام گھروں میں نہ تو دستی تلکے ہوتے تھے نہ ہی میونسلی نے گھر گھر پانی پہنچانے کا بندوبست کیا تھا بلکہ سچے کنوں، دستی نلکوں یا میونسل کمپنی کی ٹینکیوں سے پانی بھر کر گھروں میں پہنچایا کرتے تھے اور اس مزدوری کے عوض ٹھوڑے بہت پیے انھیں مل جاتے تھے۔ بیگم صاحبہ میاں کے پاس بیٹھے بیٹھے سے پر برنسے لگتی ہیں کہ وہ بہت زور سے کنڈی کھٹکھٹاتا ہے۔ اس بات کا ذرا خیال نہیں کہ گھر میں کوئی بیمار موجود ہے اور ڈاکٹر نے تاکید کی ہے کہ کسی بھی طرح کا شور غل نہ ہونے پائے۔ بیگم صاحبہ نہیں سوچتیں کہ اس نے تو ایک وفعہ زور سے کنڈی کھٹکھٹادی ہے لیکن اب وہ مریض کے پاس بیٹھی مسلسل چیزیں ہیں۔ سید امتیاز علی تاج ہمارے روزمرہ روپیوں پر طنز کرتے ہیں کہ ہم جس بات پر دوسروں کو ٹوک رہے ہوتے ہیں یعنی اسی وقت خود وہی کام کر رہے ہوتے ہیں۔ ہمیں دوسروں کی غلطی تو فوراً نظر آ جاتی ہے لیکن اپنی آنکھ کا شتہیر دھانی نہیں دیتا۔ بیگم صاحبہ سے کوبے وقت آنے پر نہ صرف ڈانٹی ہیں بلکہ نوکری سے الگ کرنے کی دھمکی بھی دیتی ہیں کہ اگر پھر ایسا ہو تو تھیس نوکری سے جواب دے دوں گی کیونکہ میں کئی مرتبہ تاکید کر چکی ہوں کہ صبح سوریے پانی دے جایا کر لیکن تم پر اس بات کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ گھر بیو کام کا ج کے لیے خواتین کو صبح کے وقت زیادہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ کپڑے دھونے میں، فرش دھونے میں، ہانڈی روٹی کرتی ہے تو اس وقت پانی موجود ہو تو سارے کام بر وقت نہ سکتے ہیں۔ بیگم صاحبہ کا موقف درست ہے لیکن جس وقت، جس بلند آواز میں اور جہاں بیٹھ کر وہ یہ سب کچھ کہہ رہی تھیں وہ صحیح نہیں تھا کہ ان کے میاں کو آرام و سکون کی ضرورت تھی اور وہ ان کے پاس بیٹھ کر چیز چیز کرانا آرام و سکون غارت کرنے میں مصروف تھیں۔

### اقتباس نمبر 2

نخا ہے آپ کا۔ عید کے روز میلے میں سے یہ کھلونا گاڑی لے آیا تھا۔ نہ اس کم بخت کا دل اس سے بھرتا ہے نہ وہ کم بخت ٹوٹی ہے۔ اربے میں نے کہا نہیں، نہیں مانے گا نامرا؟ چھوڑ اپنی پٹ پٹ کو۔ جب دیکھو لیے لیے پھر رہا ہے۔ صاحبزادے کا دل کسی طرح پر ہونے ہی میں نہیں آتا۔ چولھے میں جھونک دوں گی اس کم بخت کو، اتنا خیال بھی نہیں آتا ابایا بیمار پڑے ہیں۔ شور غل سے ان کی طبیعت گھبراتی ہے۔

سبق کا عنوان: آرام و سکون  
مصنف کا نام: سید امتیاز علی تاج

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دل بھرنا	چولھے میں جھونکنا	آگ لگادینا	دل کی خواہش پوری ہونا	ابوہ، سیر اور تماشے کے لیے لوگوں کا جمع ہونا
میلہ	شور غل	غونا، ہنگامہ		



**تشریح:** کھلینے والی گاڑی کی کرخت آوازن کر میاں نے دریافت کیا کہ یہ کیسی آواز ہے؟ تو بیگم صاحبہ کی توپوں کا رخ نہیں کی طرف ہو گیا کہ وہ صحن میں گاڑی چلا رہا ہے۔ عید کے موقع پر لگنے والے میلے سے خرید کر لایا تھا۔ شہری زندگی میں تو تھوڑا لوگوں کے موقع پر میلے لگنا اب خواب ہو گئے ہیں قصباتی اور دیہاتی زندگی میں بھی اب یہ روایت دم توڑ رہی ہے بہر حال ایک زمانہ تھا جب عید کے موقع پر عارضی بازار لگا کرتے تھے۔ بچوں کی دلچسپی کی کئی چیزیں وہاں موجود ہوتی تھیں۔ نہایہ بھی عید کے موقع پر گاڑی لے آیا۔ بیگم صاحبہ اس کی آوازن کر گاڑی کے ساتھ ساتھ نہیں کو بھی کوئے لگتی ہیں کہ یہ گاڑی اتنی مضبوط ہے کہ ٹوٹتی ہی نہیں دوسرا طرف بچے عام طور پر پرانے کھلونے پھینک دیتے ہیں لیکن نہیں کی یہ کھلونا گاڑی نہ تو ٹوٹتی ہے اور نہ اس کا جی بھرتا ہے۔ بیگم صاحبہ اسے پکارتی ہیں کہ تو نہ مانے گا ہر وقت اسے لیے پھرتا رہتا ہے۔ اس کے شور سے کان پڑی آوازنائی نہیں دیتی میں نے اسے آگ میں پھینک دینا ہے۔ بچوں کو سرزنش کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ انھیں یہ احساس دلایا جائے کہ اگر میں نے بات نہ مانی تو اپنی من پسند چیز سے محروم کر دیا جاؤں گا۔ عام طور پر یہ حرہ کا رگر ثابت ہوتا ہے اور بچے والدین کی بات مان لیتے ہیں۔ بیگم صاحبہ نے بھی یہ نفیتی گرامی اور ساتھ ہی ساتھ نہیں کو باپ کی بیماری کا احساس کرنے کا بھی کہہ دیا کہ تھیں اس بات کا بالکل خیال نہیں کہ تمہارا باپ یہاں ہے اس کی طبیعت ٹھیک نہیں اور ڈاکٹر نے انھیں آرام کرنے کا کہا ہے۔ شور غل سے ان کی طبیعت پر منفی اثر پڑ رہا ہے۔ یہاں بھی بیگم صاحبہ کا رو یہ مختلف ہے کہ وہ نہیں کو تو شور مچانے سے روک رہی ہیں لیکن خود مسلسل شور کیے جا رہی ہے۔ ہمارے رویوں اور اعمال کے تضادات اسی نوعیت کے ہوتے ہیں کہ ہم جس بات سے دوسروں کو روکتے ہیں خود ہی کرتے رہتے ہیں۔ بیگم صاحبہ کسی بھی شور چانے والے کو جا کے نہیں روکتی بلکہ اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے شور چاٹی رہتی ہیں۔

### اقتباس نمبر 3

جی نہیں بیگم صاحبہ! تردد کی کوئی بات نہیں، میں نے بہت اچھی طرح معائنة کر لیا ہے۔ صرف تکان کی وجہ سے حرارت ہو گئی ہے۔ ان دونوں آپ کے شوہر غالباً کام بہت زیادہ کرتے ہیں۔

سبق کا عنوان: آرام و سکون

خط کشیدہ الفاظ کے معانی: الفاظ معانی الفاظ معانی الفاظ معانی

تردد

پریشانی، فکر

تکان

تحکاوث

معائنة

غور سے دیکھنا

شوہر

خاوند

سیاق و سبق:

اس ڈرامے میں سید امتیاز علی تاج نے آرام و سکون کی اہمیت واضح کی ہے کہ آرام و سکون انسانی صحت کے لیے بے حد ضروری ہے۔ سبق میں مزاجیہ انداز میں بتایا گیا ہے کہ مسلسل کام کرنے سے انسان بیمار ہو جاتا ہے۔ یوں کئی دن کا کام موخر کرنا پڑتا ہے۔ آرام و سکون میں ڈاکٹرمیاں کو آرام و سکون کی تاکید کرتا ہے لیکن مصنف کی بیوی، بیٹا، نوکر اور سقاو غیرہ شور غل کے ذریعے اسے دفتر جانے پر مجبور کر دیتے ہیں۔

**تشریح:** ڈاکٹر بیگم صاحبہ کو تسلی دیتے ہوئے کہتا ہے کہ پریشانی کی کوئی بات نہیں میں نے مریض کا اچھی طرح معائنة کر لیا ہے۔ کسی بھی شخص کا کوئی عزیزاً گر خدا خواستہ بیمار ہو جائے اور اسے ڈاکٹر کو دکھانے کی نوبت آجائے تو عزیزاً واقارب پریشان ہو جاتے ہیں اور اس وقت تک پریشان رہتے ہیں جب تک مریض ٹھیک نہ ہو جائے یا کم سے کم اس وقت تک جب تک ڈاکٹر انھیں تسلی نہ دے دے کہ پریشان ہونے کی بات نہیں۔ امتیاز علی تاج اسی انسانی رویے کو دکھاتے ہیں کہ بیگم صاحبہ اپنے خاوند کے علیل ہونے پر پریشان ہیں ڈاکٹر کو بلا یا جاتا ہے ڈاکٹر معائنة کرنے کے بعد تسلی دیتا ہے کہ آپ پریشان نہ ہوں، تحکاوث کی وجہ سے انھیں حرارت ہو گئی ہے۔ شاید ان دونوں آپ کے شوہر بہت زیادہ کام کرتے رہے ہیں۔

ہر انسان میں اللہ تعالیٰ نے کچھ خاص صلاحیتیں رکھی ہیں۔ انسان اپنی کوشش سے ان صلاحیتوں کو بہتر بناتا ہے اور بعض اوقات اپنی صلاحیتوں کو ضائع بھی کر دیتا ہے۔ کام کرنے کی صلاحیت ہر انسان میں مختلف ہوتی ہے بعض لوگ ان تحکم ہوتے ہیں۔ وہ کام، کام، اور کام، پر یقین رکھتے ہیں لیکن بعض افراد ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ایک خاص حد سے زیادہ کام سے نہیں ہو پاتا۔ اگر وہ اس سے زیادہ کام کریں تو تحکم



جاتے ہیں اور بعض اوقات بیمار بھی پڑ جاتے ہیں۔ لگا تار کام کرنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں اسی لیے پوری دنیا میں ہفتہ وار ایک یادو چھٹیاں ضرور ہوتی ہیں۔ انسان جب کام کے دوران میں آرام کر لیتا ہے تو پھر مزید کام کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر نے مریض کا معائنہ کیا تو اسے اندازہ ہوا کہ مریض کو کوئی مرض نہیں۔ اس کے باوجود ان کی طبیعت ٹھیک نہیں تو وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ زیادہ کام کی وجہ سے وہ علیل ہو گئے ہیں اور اب انھیں آرام کی ضرورت ہے۔ چنانچہ وہ اسی بات کا اظہار بیگم صاحبہ سے بھی کرتا ہے کہ تھا واث کی وجہ سے انھیں بخار ہو گیا ہے اس لیے دواداروں کی بجائے انھیں آرام کرنے کا موقع دیا جائے۔ اس طرح ان کا بخار اتر جائے گا اور ان کی طبیعت کی گھبراہٹ دوڑ ہو جائے گی۔

### سوالات

**سوال نمبر ۱:** سبق کا متن منظر کھرمند رجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

(i) روزانہ آرام و سکون نہ کیا جائے تو اس کا کیا نتیجہ لکھتا ہے؟

جواب: ہر روز تھوڑا تھوڑا وقت آرام و سکون کے لیے نہ نکلا جائے تو پھر بیمار پڑ کر بہت زیادہ وقت نکالنے کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔

(ii) بیماری کے باوجود میاں دفتر جانے کے لیے کیوں تیار ہو جاتا ہے؟ (بود 16-2015ء)

جواب: بیماری کے باوجود میاں دفتر جانے کے لیے اس لیے تیار ہو جاتا ہے کیونکہ ڈاکٹر نے انہیں مکمل آرام کرنے کا مشورہ دیا تھا اور یہ بھی تاکید کی کہ ان کے آس پاس شور غل بالکل نہ ہو۔ لیکن صورت حال بالکل مختلف تھی۔ اور ان کے آس پاس ہر وقت شور ہی ہوتا رہا اور کسی نے بھی ان کے آرام و سکون کا خیال نہ رکھا۔

(iii) اس ڈرائے سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: اس ڈرائے "آرام و سکون" سے ایک تو یہ سبق ملتا ہے کہ روزانہ تھوڑا تھوڑا آرام کر لینے سے انسان بیمار ہونے سے بچ جاتا ہے اور دوسرا سبق یہ ملتا ہے کہ اگر گھر میں کوئی بیمار شخص پڑا ہو تو گھر والوں کو شور کرنے کی بجائے اس کے مکمل آرام و سکون کا خیال رکھنا چاہیے۔ دوسروں کو خاموش کروانے کے لیے خود اتنا شور نہیں چانا چاہیے کہ مریض آپ سے بھی تنگ آجائے۔

(iv) بہت زیادہ شور غل بھی ماحولیاتی آلو دگی کا سبب بنتا ہے۔ شور کی آلو دگی سے صحت پر کیا اثر پڑتا ہے؟

جواب: ماہرین نفیات کے مطابق شور کام کرنے اور نیند کے دوران پر سکون ماحول میں خلل کا باعث ہی نہیں بنتا۔ بلکہ یہ انسانی نفیات اور صحت پر بھی گہرے منفی اثرات ڈالتا ہے۔ اعصاب پر اس کا بہت مضر اثر پڑتا ہے اور شور کی آلو دگی کی قسم کی بیماریوں کا باعث بنتی ہے۔ مثلاً قفسی تناو، سماعت پر براثر، بہرہ پین، سر درد، ہائی بلڈ پریشر، وغیرہ۔

(v) صحت مندر بننے کے لیے کیا باتیں ضروری ہیں؟

جواب: صحت مندر بننے کے لیے آرام و سکون کا خیال رکھا جائے اور متوازن غذا کھائی جائے۔

(vi) ہمسائے کی کون سی حرکت سے میاں کے آرام میں خلل پڑ رہا تھا؟

جواب: ہمسائے کے ہار موئیم اور گانے کی آواز سے میاں کے آرام میں خلل پڑ رہا تھا۔

سوال: سید امیاز علی تاج نے کہاں تعلیم حاصل کی؟

جواب۔ سنٹرل ماؤنٹ سکول لا ہور اور گورنمنٹ کالج لا ہور۔

سوال: سید امیاز علی تاج کے مشہور ڈرائے کا نام کیا ہے؟

جواب۔ "انارکلی"۔



سوال: سید امیاز علی کے مزاجیہ کچھ کس نام سے شائع ہوئے؟  
جواب۔ چچا چھکن۔

سوال: سید امیاز علی تاج کس رسالہ کے مدیر ہے؟  
جواب۔ ”تہذیب نسوان“ اور ”پھول“۔

سوال: سید امیاز علی تاج نے ریڈ یوپ کون سا پروگرام شروع کیا؟  
جواب۔ پاکستان ہمارا ہے۔

سوال: سید امیاز علی تاج مجلس ترقی ادب کے کس عہدے پر فائز ہے؟  
جواب۔ سید امیاز علی تاج مجلس ترقی ادب کے میکرٹری رہے۔

سوال: ڈرامہ آرام و سکون کے کرداروں کے نام لکھیں؟  
جواب۔ میاں، بیوی، ڈاکٹر، للو، فقیر، بچہ۔

سوال: میاں کے دفتر آنے جانے کے کیا اوقات تھے؟  
جواب۔ صبح دس بجے دفتر جانا اور شام سات بجے سے پہلے نہ آنا۔

سوال: ڈاکٹر نے بیگم کو کیا ہدایت کی؟

جواب۔ مریض کے کمرے میں شور گل نہیں ہونا چاہیے۔ اعصاب پر اس کا بہت مضر اثر پڑتا ہے۔ خاموشی اعصاب کو ایک طرح کی تقویت بخشتی ہے۔  
سوال: بیوی نے سنتے کو کتنی مرتبہ صبح آنے کو کہا تھا؟

جواب۔ بیسیوں مرتبہ۔

سوال: ڈاکٹر صاحب نے کھانے کے لئے کیا تجویز کیا تھا؟

جواب۔ مالٹا میلک، نارنگی کارس، سا گودانے کی کھیر۔

سوال: نہما کھلونا گاڑی کہاں سے لایا تھا؟

جواب۔ عید کے روز میلے سے کھلونا گاڑی لے آیا تھا۔

سوال: بیوی نے بچنی کیوں نہ بنوائی؟

جواب۔ چوزہ بازار سے منگو انہا تھا، للو بازار جاتا تو وہیں کا ہور ہتا۔ دری ہونے کا خدشہ تھا اس لیے بیوی نے بچنی نہ بنوائی۔

سوال: میاں کس موقع پر توبہ کرتے ہوئے دفتر جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوتا ہے؟

جواب۔ بیوی نوکر کو آواز دیتی ہے۔ للو ہاون دستے میں ریٹھے کوئی شروع کر دیتا ہے۔ بے سرے گانے میں بچے کے رونے، فقیر کی صد اور ہاون دستے کی دھمک شامل ہو جاتی ہے۔ میاں توبہ ہائے توبہ کہتے ہوئے دفتر جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔

سوال نمبر 2: واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھیے۔

جمع	واحد	جمع	واحد	جواب:
ہدایات	ہدایت	اوقات	وقت	
انفسیہ	غذا	ضروریات	ضرورت	
ہمسائے	ہمسایہ	طبع	طبيعت	

مندرجہ ذیل کے مذکار اور مذکون کیلئے۔	بیگم، بیوی، فقیر، ملازم، بچہ
جواب: مذکر	مذکون
مذکون	مذکر
مذکون	مذکون
فقیر	بیگم
فقیر	بیوی
فقیر	میاں
فقیر	بچہ
فقیر	بچہ
فقیر	ملازم
فقیر	ملازم

سوال نمبر 3: مندرجہ ذیل جملوں کی درستی کیجئے۔

جواب	غلط جملے	درست جملے
	میرے ابو دفتر سے لوٹ آئے ہیں۔	میرے ابو دفتر سے واپس لوٹ آئے ہیں۔
	ڈاکٹر نے مریض کو دوائی دی۔	ڈاکٹر نے مریض کو دوائی دی۔
	میرے پیٹ میں درد ہو رہا ہے۔	میرے پیٹ میں درد ہو رہا ہے۔
	یہ میز پر انی ہو چکی ہے۔	یہ میز پر انی ہو چکا ہے۔
	نوکرنے کرنے میں جھاڑو دیا۔	نوکرنے کرنے میں جھاڑو دیا۔

سوال نمبر 5: غلط بیان کے سامنے (✗) اور درست بیان کے سامنے (✓) کا نشان لگائیے۔

جواب:

- (i) انسان کو بہت زیادہ فکر مذکون نہیں رہنا چاہیے۔
- (ii) شور غل کا مریض پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔
- (iii) تھوڑا سا وقت آرام کے لیے ضرور نکالنا چاہیے۔
- (iv) ہمیں ماحول کو آلودہ نہیں کرنا چاہیے۔
- (v) صرف تکان کی وجہ سے حرارت نہیں ہو سکتی۔
- (vi) دوسرے زیادہ آرام و سکون ضروری ہے۔
- (vii) بغیر آرام کی محنت کرتے چلے جانے سے صحت خراب ہو جاتی ہے۔
- (viii) غذا کے معاملے میں کسی احتیاط کی ضرورت نہیں۔
- (ix) گرد و غبار سے صحت پر براثر پڑتا ہے۔
- (x) انسان کے لیے آرام و سکون بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا کام۔

۶۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں۔

تردو، معائنه، مطلق، شور غل، تقویت، مقوی

جواب: تَرْدُذٌ	معائِنَةٌ	مُطْلَقٌ	شُورُّغُلٌ	تَقْوِيَّةٌ	مُقْوِيٌّ
۔ درست جواب کے آگے (✓) کا نشان لگائیں۔					
(الف) سبق "آرام و سکون" کے مصنف کون ہیں؟					
(A) پریم چند	(B) سید امیاز علی تاج	(C) مولوی نذری راحم	(D) میرزا ادیب		



- (ب) ڈاکٹر کے مطابق میاں کو کیا بیماری تھی؟  
 (A) شوگر (B) دل کی بیماری  
 (ج) میاں کتنے بچے دفتر جایا کرتے تھے؟  
 (A) صحیح آٹھ بچے (B) شام سات بچے  
 (د) ڈاکٹر نے میاں کو کس بات کی تائید کی تھی؟  
 (A) وقت پر دوا کھانے کی (B) انجشن لگوانے کی (C) خاموش لیٹے رہنے کی (D) سیر کرنے کی  
 (ب) سبق "آرام و سکون" میں گھر یا ملازم کا نام کیا تھا؟  
 (A) کلو (B) للو  
 (و) کوئی س نے میز سے اٹھا کر انگیٹھی پر رکھی تھی؟  
 (A) بیوی نے (B) میاں نے  
 (ز) میاں صاحب کا نام کیا تھا؟  
 (A) اشتیاق (B) مشتاق  
 (ط) ملازم کیا چیز کوٹ رہا تھا؟ (ب) مرچیں (A) نمک  
 ۸۔ خالی جگہ پر کریں۔  
 (الف) تردد کی کوئی بات نہیں، میں نے بہت اچھی طرح کر لیا ہے۔ (معائنہ)  
 (ب) میرے خیال میں انہیں سے زیادہ کی ضرورت ہے۔ (دوا، آرام و سکون)  
 (ج) اتنا کام نہ کیا کرو۔ صحت سے ہاتھ دھونیٹھوگے۔ (نصیب دشمنا)  
 (د) جی نہیں! دو اکی ضرورت نہیں۔ (مطلق)  
 (ه) مریض کے کمرے میں نہیں ہونا چاہیے۔  
 (و) خاموشی اعصاب کو ایک طرح کی بخششی ہے۔  
 (ز) اللہ جانے یہ کون میری چیزوں کو والٹ پلٹ کرتا ہے۔  
 (ح) کو اتنا خیال بھی تو نہیں آتا گھر میں کوئی بیمار پڑا ہے۔ (اللہ ماروں)  
 (ط) میں کو مرتبہ کہلا چکی ہوں کہ صحیح سوریے ہو جایا کرے۔ (نامراد، بیسوں)  
 (ی) نے قسم کھارکھی ہے کہ کبھی کوئی چیز نہ رہنے دے گا۔ (کم بخت، ٹھکانے)  
 (س) کو سر کھجانے کی فرصت نہیں ملتی۔ (بے چارے)  
 (ص) صاحب زادے نے نہ فرمائی تو دنیا کسی بہت بڑی نعمت سے محروم نہ ہو جائے گی۔ (نغمہ سرائی)

### کیشن الامتحانی سوالات

- ۱۔ سید امیاز علی تاج پیدا ہوئے۔

- (A) کراچی (B) فیصل آباد (C) دہلی (D) لاہور



- 2- سید امیاز علی تاج کے والد کا نام تھا۔  
 (A) مولوی محمد علی (B) مولوی شفیق علی (C) مولوی امیاز علی (D) مولوی ممتاز علی
- 3- مریض کو دوسرے زیادہ ضرورت تھی۔  
 (A) پرہیز (B) سیر (C) آرام و سکون (D) درش
- 4- ڈاکٹر صاحب کی کار میں بیگ پہنچایا۔  
 (A) لمحونے (B) اللونے (C) بُونے (D) بھولونے
- 5- میاں دفتر سے واپس آتے تھے۔  
 (A) چھبجے (B) سات بجے (C) آٹھ بجے (D) دس بجے
- 6- اعصاب پر بہت مضر اثر پڑتا ہے۔  
 (A) شور غل کا (B) غذا کی کی کا (C) دیریک جانے کا (D) درش کا
- 7- بیوی نے پوچھا اگر سونے کو جی چاہ رہا ہے تو میں  
 (A) سخنی لاوں (B) چلی جاؤں (C) دبادوں (D) بیٹھی رہوں
- 8- کندھی کھٹکھٹائی تھی۔  
 (A) لونے (B) سانس کالج (C) اپچی سن کالج (D) پڑوئی نے
- 9- امیاز علی تاج نے سنترل ماؤل سکول لاہور کے بعد تعلیم حاصل کی۔  
 (A) دیال سنگھ کالج (B) سانس کالج (C) اپچی سن کالج (D) گورنمنٹ کالج
- 10- میاں نے اپنے لیے خوراک پسند کی:  
 (A) کھیر (B) سخنی (C) ساگودانہ (D) جوس
- 11- امیاز علی تاج نے مشہور روز مانہ ڈرامہ انارکلی لکھا۔  
 (A) 1928ء (B) 1930ء (C) 1932ء (D) 1934ء
- 12- امیاز علی تاج کے مزاحیہ سکھ کا نام تھا۔  
 (A) پچھا نتو (B) پچھا شرفو (C) پچھا دکن (D) پچھا چھکن
- 13- سبق آرام و سکون میں فون کیا۔  
 (A) میاں کے دوست نے (B) بیوی کی سہیلی نے (C) دفتر کے ملازم نے (D) بچے کے دوست نے
- 14- ہار موئیم کی آواز آ رہی تھی۔  
 (A) بازار سے (B) ریڈیو سے (C) پڑوں سے (D) دوسرے کمرے سے
- 15- صحن میں پٹ پٹ گاڑی چلا رہا تھا۔  
 (A) للو (B) بچ (C) سقا (D) فقیر
- 16- بچے کے رونے اور پڑو سیوں کے گانے کے دوران تیری آواز تھی۔  
 (A) موتھ سائیکل کی (B) سقا کی (C) جہاز کی (D) نقیر کی



- 17- سقے نے دروازہ کھٹکھٹایا  
 (A) طلوع آفتاب سے قبل (B) طلوع آفتاب کے بعد (C) دوپہر کو  
 کواڑ توڑ رہا تھا۔
- 18- (A) فقیر (B) بچہ (C) سقا  
 بیوی نے پوچھا کہ سونے کو جی چاہ رہا ہے تو چلی جاؤں، میاں نے جواب دیا۔
- 19- (A) بیٹھی رہو (B) دبادو (C) دوا کھلا دو  
 بیوی اچھی بات ہے۔
- 20- (A) فوراً ادا کی (B) بھجوانے کا وعدہ کیا (C) معاف کرالی  
 بیوی نے ڈاکٹر کی فیس۔
- 21- (A) خوارک (B) دوڑ (C) ورزش  
 اعصاب کو تقویت بخشتی ہے۔
- 22- (A) چونچ (B) دم (C) پر  
 مریض کے کمرے میں پرندہ نہیں مارے گا۔
- 23- (A) تعلیم نسوان (B) تہذیب نسوان (C) حسن نسوان  
 امتیاز علی تاج رسالہ پھول اور ..... کے مدیر ہے۔
- 24- (A) سینکڑوں مرتبہ (B) بیسیوں مرتبہ (C) ہزاروں مرتبہ  
 بیگم نے سقے کو کہا کہ صبح ہو جایا کرے۔
- 25- (A) شب برات کو (B) شادی کے روز (C) سالگرد پر  
 نہا کھلونا گاڑی میلے سے لایا تھا۔
- 26- (A) آندھی سے (B) پڑوی کے گھر سے (C) بچ کے مٹی اڑانے سے  
 مریض کے کمرے میں گرد آنے لگی۔
- 27- (A) اپنچھ ہوں (B) علیل ہوں (C) معدور ہوں  
 میاں نے ٹیلیفون پر اپنی طبیعت کے بارے میں بتایا کہ میں۔
- 28- (A) بیسیوں (B) سینکڑوں (C) ہزاروں  
 سید امتیاز علی تاج نے ریڈ یو کے لیے ڈرامے لکھے تھے۔
- 29- (A) آرام کا (B) بس کا (C) غذا کا  
 اس ڈرامے سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ مریض کے خیال رکھنا چاہیے۔
- 30- (A) بچ جب گر پڑا اس وقت بیوی۔ (B) نیجنی بنا رہی تھی (C) صفائی کر رہی تھی  
 کپڑے استری کر رہی تھی



31-

میاں ٹوپی اور شیر و انی پہن کرتیا رہوئے۔

(A) بازار کیلئے

(C) دفتر کیلئے

- (B) باغ کیلئے  
(D) دوست کے گھر کیلئے

32-

ملازموں کو زر اطراح دو تو سوار ہو جاتے ہیں۔

(A) گردن پر (B) کاندھوں پر

بلانے کے لیے بیوی نے گھنٹی رکھی تھی۔

33-

(A) انگیٹھی پر (B) میز پر

گھنٹی میز سے انگیٹھی پر کس نے رکھی۔

34-

(A) لونے (B) بیوی نے

امتیاز علی تاج کا سن ولادت و سن وفات ہے۔

35-

1970-1900 (A)

1930-1875 (C)

”نہیں بیگم صاحبہ! تردید کی بات نہیں“ کہا تھا۔

36-

(A) لونے (B) فقیر نے

بیوی نے کہا کہ میاں سے کہہ چکی ہوں کہ اتنا کام نہ کیا کرو۔

37-

(A) کئی مرتبہ (B) سینکڑوں مرتبہ

ہر روز تھوڑا تھوڑا وقت نہ نکالا جائے تو بہت زیادہ وقت نکالنا پڑتا ہے۔

38-

(A) گر کر (B) بیہوش ہو کر

ڈاکٹرنے کہا کہ دوالینی ہے۔

39-

(A) صبح اور شام (B)

(C) رات کسوٹے وقت (D)

ڈاکٹرنے کھانے کے لیے لکھ کر دیا۔

40-

(A) مالیہ ملک (B) نارنگی کارس

(C) سا گوانے کی کھیر (D) یہ سب کچھ

امتیاز علی تاج نے ریڈ یو پروگرام شروع کیا۔

41-

(A) استحکام پاکستان (B) پاکستان ہمارا ہے (C) پاکستان تمہارا ہے (D) پاکستان ہم سب کا ہے

امتیاز علی تاج مجلس ترقی ادب اردو لہور کے تھے۔

42-

(A) صدر (B) نائب صدر

(C) سیکرٹری (D) جزل سیکرٹری



- 43۔ ایاز علی تاج کو معلوم شخص نے قتل کیا۔  
 فروری 1970ء میں (A) جنوری 1970ء میں (B) مارچ 1970ء میں (C) اپریل 1970ء میں (D) مئی 1970ء میں
- 44۔ ایاز علی تاج کے والد کو خطاب ملا۔  
 شمس العلماء (A) خان بہادر (B) تمغہ جوائز (C) سر (D)

### جوابات

جواب	نمبر شمار						
B	4	C	3	D	2	D	1
B	8	B	7	A	6	B	5
D	12	C	11	C	10	D	9
D	16	B	15	C	14	B	13
B	20	D	19	C	18	C	17
B	24	B	23	C	22	D	21
D	28	C	27	D	26	D	25
C	32	C	31	B	30	B	29
D	36	A	35	C	34	B	33
D	40	D	39	D	38	C	37
B	44	D	43	C	42	B	41